انتخاب

حاجرہ آبرو اکرم

کیسی عجیب صبح تھی، نہ پرندوں کی چہچہاہٹ سنائی دے رہی تھی نہ ہی محلے والوں کا شور و غل۔ نہ بینک پہنچنے کا جوش تھا، نہ ناشتے کی تیاری اور نہ ہی بس پکڑنے کی بھاگ دوڑ۔ بس تھا تو اک عجیب سا خالی پن۔ ماحول میں نہیں، اس کے دل میں۔

استری شدہ کپڑے سامنے ہی ٹنگے تھے۔ سیاہ رنگ کی ڈریس شرٹ اور ہلکے سے خاکی رنگ کی پینٹ۔ یہ کپڑے اس نے رات کو استری کر کے رکھے تھے کہ صبح اتنا وقت نہیں ہوتا۔ وہ اٹھتے بھی دیر کر دیتا تھا اور پھر جلدی جلدی نہانا، توے پے ٹوسٹ تل کے ساتھ ایک کپ چائے بنائی، بھاگتے بھاگتے دونوں چیزیں ٹھونسی اور نکل پڑے بس پکڑنے کیلیے۔ بس یہی تھی اس کی روٹین، پچھلے دو ہفتوں سے۔ یا شاید سولہ سترہ دنوں سے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

ہاں اتنا ہی وقت ہوا تھا اسے یہ نوکری ملے ہوئے۔نوکری بس ٹھیک ہی تھی، گزارے لائق، پچیس ہزار تنخواہ، مگر ایک بندے کے گزارے کیلیے کافی تھی۔

خیر کل شام تک تو وہ دو لوگوں کے گزارے کیلیے حساب کتاب کر رہا تھا۔

سلوٹ زدہ بستر کو چھوڑ کے وہ اٹھا، کھڑکی کے پردے ہٹائے مگر نقاہت سے واپس گرا دیے کہ باہر کا منظر کچھ دیکھنے لائق نہیں تھا۔ان گندی گلیوں پہ بس کڑھنا ہی بس میں تھا اور یہ کام وہ دن میں بیسیوں بار کرتا تھا۔

"میں چاہتی ہوں صاف ستھرے محلے میں اجلا روشن سا گھر ہو۔بے شک چھوٹا ہو۔خوبصورت میں خود بناؤں گی اسے،اپنے ہاتھوں سے اپنی جنت سجاؤں گی۔میرے خواب پورے ہو جائیں گے ناسفیان؟"

ذہن میں گونجنے والی یہ آواز مریم کی تھی،وہ تلخی سے مسکرایا۔پلٹ کر ایک نظر اس ایک کمرے کے گھر پہ ڈالی جس کے ایک طرف بنے شیلف پہ چولہا نسب تھا اور ساتھ ضرورت کے چند

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

برتن۔اور سامنے ہی واش روم کا دروازہ۔جنت تو یہ کہیں سے نہیں لگتا تھا۔مگر سر کی یہ چھت اس سے اسکی آمدن کا تیسرا حصہ ماہانہ مانگتی تھی۔تیسرے سے کچھ کم۔سات ہزار۔

بے زاری سے سر جھٹک کے وہ کمرے میں موجود واحد کرسی پہ جا بیٹھا۔

مریم کی مختلف وقتوں میں کہی گئی باتیں کل سے اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح چل رہی تھیں۔

"پریشان کیوں ہوتے ہو۔تم بھی نوکری کرنا اور میں تو کر ہی رہی ہوں۔مل کے چلا لیں گے نظام۔ہمارے کونسے زیادہ خرچے ہوں گے۔"

آئس کریم کھاتے ہوئے وہ لاپرواہی سے بولی تھی۔

"نہیں۔تم کیوں کرو گی نوکری۔میں ہوں نا۔تمہارے سارے خرچے بھی اٹھاؤں گا اور خواب بھی پورے کروں گا۔"

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ اپنی بات کے جواب میں اس کے چہرے پہ آئی شریر سی مسکان کو دیکھ کے پورے دل سے مسکرایا تھا۔

"میرے خواب تو تمہارے ساتھ ہیں سفیان احمد"۔

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولتی تھی اور مقابل کی آنکھوں کے تمام جذبے پڑھ لیتی تھی۔

"اور میرے تمہارے ساتھ"۔

جانے کس بات کی خوشی تھی، مگر دونوں اُس لمحے بہت خوش تھے۔

اب باہر کا شور سنائی دینا شروع ہو گیا تھا۔ کباڑی والے کی آواز روز کی طرح اس کے دماغ میں جا کے لگی تھی۔ یہ ایک طرح کا الارم تھا۔ اس آواز کو وہ روزانہ ہاتھ میں پکڑے کپ سے کھولتی ہوئی چائے پیتے وقت سنتا تھا۔

اعصاب کام نہیں کر رہے تھے مگر دماغ کی سائنسی گھڑی جسم کو اپنے معمول کے مطابق حرکت میں لانے میں سر گرم تھی۔ سو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"جانتے میری ایک کولیگ، خود اپنی کار پہ آتی ہے سکول۔ کیا شاہانہ زندگی ہے اس کی۔ شوہر کا اپنا کاروبار ہے۔ یہ گھر بیٹھے اکتا جاتی تھی اس لیے شوقیہ پڑھا رہی ہے۔"

مریم یونہی بے وجہ کہانیاں سناتی رہتی تھی اور وہ بس اسے سننے کیلیے سنتا رہتا اور مسکراتا رہتا۔

"اور ایک میں ہوں۔ صبح گھر بھر کیلیے پراٹھے بنانے کے بعد بسوں کے دھکے کھانے کیلیے نکل پڑتی ہوں۔ ہونہہ۔"

وہ سخت بیزار لگ رہی تھی۔ اپنے علاوہ سب کی زندگیوں سے خوش تھی۔ ایک کے بعد ایک کہانی سناتی جاتی۔

"اور پتا ہے میری خالہ۔۔ ان کے تو مزے ہیں یار۔ خالو ایٹمی پلانٹ میں ملازم تھے۔ ریٹائرمنٹ پہ اچھا خاصہ حساب ملا ہے انھیں۔ پینشن الگ سے۔ کبھی کبھی میں سوچتی ہوں نانی نے میری اماں کی شادی کیوں نہیں کی ایسے کسی امیر آدمی سے"۔

ایسی باتوں پہ وہ بے ساختہ ہنس دیتا تو وہ اسے گھور کے رہ جاتی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کپڑے بدلنے کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ ہاتھ دھو کے وہ چولہے کی طرف چل دیا۔ چائے کا پانی چڑھا کے وہیں شیلف سے ٹیک لگائی تو ذہن میں پھر سے وہی آواز گونج اٹھی۔

"تین ماہ سے موبائل کیلیے پیسے جمع کر رہی تھی۔ کسی منحوس نے نکال لیے۔ میری قسمت ہی خراب ہے۔ تنخواہ کا ایک ایک روپیہ بچا کے رکھا تھا میں نے۔"

وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی اور وہ اسے دلاسہ دیئے جا رہا تھا۔

"فکر مت کرو۔ مل جائیں گے پیسے"۔

"کہاں سے مل جائیں گے"۔ وہ غصے سے بولی تھی۔ "میری محنت کی کمائی ہے سفیان۔ تم نہیں سمجھو گے"۔ آنسوؤں سے اس کی آواز رندھ گئی تھی۔

وہ لاجواب سا ہو گیا۔ واقعی وہ کیسے سمجھ سکتا تھا کہ محنت کی کمائی کیا ہوتی ہے۔

وہ یاس سے اسے دیکھتی اٹھ گئی تھی۔ اور وہ اس کے دکھ کا درمان کرنے کیلیے تانے بانے بننا شروع ہو گیا تھا۔ بھلا کیا تھا اس کے پاس؟ اماں کا ترکہ؟ نہیں وہ ابھی نہیں مل سکتا تھا اسے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

بھائی سے پیسے مانگتا؟. وہ تو پہلے ہی اس کے سارے خرچے اٹھا رہے تھے۔ان سے مزید لینا۔۔ نہیں نہیں۔

رہ سہہ کے ایک لیپ ٹاپ تھا۔جو بھائی نے اسے بی کام میں اے پلس لانے پہ لے کے دیا تھا۔ بیس ہزار میں سودا ہوا، پانچ ہزار اس نے اپنے دوستوں سے ادھار لے کے ڈالے اور پچیس ہزار کا موبائل لے کے پہنچ گیا وہیں، جہاں سے کل وہ روتی ہوئی اٹھ کے گئی تھی۔

"یہ۔۔یہ تم نے کہاں سے لیا"۔اس کے چہرے کی حیرت اور خوشی دیدنی تھی۔

"تمہاری مسکراہٹ دیکھنے کیلیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں مریم"۔

وہ واقعی خوش تھا کیونکہ مریم خوش تھی اور اسکے مسکرانے سے اس بینچ کے ارد گرد پھول سے کھل اٹھے تھے اور ان پہ اڑتی رنگ برنگی تتلیاں مبارک مبارک کے نعرے لگا رہی تھیں۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر جذبات کی شدت سے کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تھینک یُو، تھینک یُو سو مچ سفیان"۔خوشی سے اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔وہ بس اتنا ہی بول پائی۔

"شرمندہ مت کرو مریم۔ابھی یہ سستا سا استعمال کر لو۔جب مجھے نوکری مل جائے گی نا تو اچھا، مہنگا فون لے کے دوں گا"۔

وہ اس کا ہاتھ دباتے ہوئے دھیمے سے بولا تھا۔

وہ مسکرا کے رہ گئی۔

"ہاں سستا سا تو ہے۔مگر کوئی بات نہیں۔تمہارا تحفہ ہے اس لیے مجھے بہت عزیز ہے"۔وہ ممنون ہو رہی تھی۔محبت جتا رہی تھی مگر اس کا پہلا جملہ سفیان احمد کے چہرے کی جوت بجھا گیا تھا۔

چائے ابل کے پتیلے سے باہر گرنے لگی تھی،اسے اچانک جیسے ہوش آیا۔چولہا بند کر کے وہ واپس بستر تک آیا اور بستر کے نیچے سے جوتے نکال کے پہننے لگا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اصل زندگی تو وادیوں میں بسنے والے جیتے ہیں۔خوبصورت گھر،ارد گرد پہاڑ اور چشمے،سامنے ہرا بھرا میدان اور سوہانہ موسم"۔

وہ ایسے بول رہی تھی جیسے یہ سب اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہو۔

"وہاں کے بھی اپنے مسائل ہوتے ہیں مریم"۔وہ سمجھاتے ہوئے بولا۔

مریم کے چہرے کا زاویہ بگڑا تھا۔"یہاں نہیں ہیں کیا"۔وہ چِڑی تھی۔

اس کے انداز پہ وہ ہنس دیا۔"یہاں اتنے شدید زلزلے اور سیلاب نہیں آتے۔اور یہاں اتنی کھلی اور سیدھی سڑکیں ہیں اور۔۔"

"یہاں ان کھنڈروں میں جینے سے بہتر ہے کہ میں کسی وادی کے سیلاب میں بہہ جاؤں یا کسی پہاڑ سے گرنے والے پتھر کے نیچے دب کے مر جاؤں"۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو۔"وہ دہل گیا تھا۔"پاگل کہیں کی۔"

گھر کو تالہ لگا کے وہ باہر نکلا اور غائب دماغی سے بس سٹاپ کی طرف چل دیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پہلی بس گزر چکی تھی، دوسری کے آنے میں ابھی وقت تھا۔ وہ وہیں نسب بینچ پہ بیٹھ گیا۔

"تمہیں گھومنے پھرنے کا شوق نہیں ہے سفیان"۔ وہ متجسس سی پوچھ رہی تھی۔

"ہے مگر یہ سب چیزیں میری اوقات سے باہر ہیں"۔ وہ کہتے ہوئے خجل سا ہوا۔

مریم اس کے جواب سے مایوس ہوئی تھی۔ "اوقات کیا ہوتی ہے سفیان۔ اوقات بنانے کیلیے محنت کرنا پڑتی ہے۔ جان مارنی پڑتی ہے۔ میں چاہتی ہوں تم خواب دیکھو، انھیں پورا کرنے کیلیے محنت کرو۔ یوں اوقات کا رونا رو کے بیٹھے رہنے سے تو کچھ حاصل نہیں ہو گا نا"۔

وہ چوٹ نہیں کر رہی تھی مگر اس کی باتیں ولولہ پیدا کرنے کی بجائے سفیان کو شرمندہ کر گئی تھیں۔

اس کا دل چاہا کے کہہ دے کہ کر تو رہا ہوں محنت۔ ہر روز کوئی نیا انٹرویو دینے جاتا ہوں۔ ہوم ٹیوشنز کیلیے بھی کوشش کر رہا ہوں۔ میں تمہارے خوابوں کیلیے کچھ کرنا چاہتا ہوں مگر میری اوقات وہاں تک کی بھی نہیں ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ یہ سوچتا رہ گیا اور وہ ہمیشہ کی طرح مایوس ہو کے اٹھ گئی۔

سامنے سڑک پہ بھاگتی گاڑیوں کی طرف دیکھتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ ساری دنیا شاید ایسے ہی بھاگ رہی ہے۔ کسی نا کسی مقصد کے پیچھے۔

اور اس تیز رفتار دنیا میں بس وہی ایک ساکن ہے۔ وہی ساکت ہے۔

مریم بھی اس بھاگتی دنیا کی طرح تھی۔ جلدی جلدی سب پا لینے کی چاہ رکھنے والی۔ دور کی سوچنے والی، حساب کتاب کر کے چلنے والی۔

پتا نہیں یہ اس کی خامی تھی یا خوبی کہ وہ اپنے ارد گرد موجود لوگوں کی زندگیوں سے بہت جلد متاثر ہو جاتی تھی۔ دور کے ڈھول سوہانے کی مصداق وہ لوگوں کی زندگیوں میں جھانکے بغیر ظاہری چکا چوند دیکھتی تھی اور اپنی زندگی پہ ہمیشہ کُڑھتی رہتی تھی۔

"آج کیوں پریشان ہو"۔ پارک کے اسی بینچ پہ بیٹھے، سفیان نے اسے چپ پا کر سوال کیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تم کیا کر رہے ہو سفیان۔ کب ملے گی تمہیں جاب۔ کب ختم ہو گی یہ مایوسی۔"۔ وہ ایک دم سے پھٹ پڑی تھی۔

سفیان حیرت سے اسے تکنے لگا۔ وہ تو مایوسی کی باتیں نہیں کر رہا تھا۔ پھر مریم کا ایسا تاثر۔ "کیا ہوا مریم سب خیریت تو ہے نا"۔

"خاک خیریت ہے۔ خالہ رشتہ لے کے آئی ہیں میرے لیے۔ اماں تو صدقے واری جاتی ہیں اپنے بھانجے کے۔ تم ہی بتاؤ۔ کیسے منع کروں میں انھیں"۔

وہ شدید الجھن کا شکار لگتی تھی۔

وہ لاجواب ہو گیا۔ دل کو کسی چیز نے گرفت میں لے لیا تھا۔

"مریم۔"۔ اس نے زبان سے ہونٹ تر کیے۔ "تم خود ہی تو کہتی تھیں کہ تمہیں اپنا وہ کزن پسند نہیں ہے۔ تو منع کرنے کیلیے کوئی اور وجہ کیوں چاہیے"۔

مریم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔"کیا کہوں اماں کو۔کہ مجھے شکل اچھی نہیں لگتی اس کی۔بس؟"۔اس نے طنز آپو چھا تھا۔

وہ جز بز ہوا۔

"تم کہہ دو اپنے پیرنٹس کو کہ تمہیں وقت چاہیے"۔سفیان کو یہی حجت سوجھی تھی۔

وہ دانت بھینچ کے رہ گئی۔

"تم جیسے لڑکے، ہم لڑکیوں کی مجبوریاں کبھی نہیں سمجھ سکتے"۔وہ پیر پٹختی اٹھ گئی اور سفیان دور تک، اس کے بس میں بیٹھنے اور پھر بس کے آنکھوں سے اوجھل ہونے تک ادھر ہی نظریں ٹکائے بیٹھا رہا۔

وہ اب کھچا کھچ بھری بس میں لوگوں کے درمیان پھنسا کھڑا تھا۔پہلے وہ سوچا کرتا تھا کہ جہاں نوکری ملے گی وہیں دو تین کلو میٹر کے دائرے میں کرائے کا گھر لے لے گا تاکہ پیدل نوکری پہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

پہنچ جائے اور بسوں ویگنوں کا کرایہ بچ جائے مگر شومئ قسمت کے اس بینک کے نزدیک کوئی کرائے کا مکان مل نہیں سکا تھا۔

"اچھا اب ایسے منہ بنائے ہی بیٹھے رہو گے۔مایوس مت ہو۔اور یہ تمہارا پہلا انٹرویو تو نہیں ہے جس میں تم ناکام ہو گئے ہو"۔

وہ جھنجھلا کے بولی تھی۔بیزار سی لگ رہی تھی۔ہر بار کی طرح آج بھی سفیان نے اسے کوئی اچھی خبر نہیں سنائی تھی۔

"ہمیشہ ہی ناکام لوٹتے ہو"۔

یہ الفاظ مریم نے کہے نہیں تھے مگر سفیان کو سنائی دے رہے تھے۔

وہ اسے دیکھ کے رہ گیا۔

"مایوس نہیں ہوں مریم۔پریشان اس لیے ہوں کے یہاں سے بہت امید تھی مجھے۔مگر شاید یہ نوکری میری قسمت میں نہیں تھی"۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"تم نا۔۔"اس نے لب بھینچ کے خود کو جیسے کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔"تم ہمیشہ قسمت کا رونا روتے رہنا۔قسمت خود بنائی جاتی ہے سفیان احمد۔تمہاری طرح یوں۔۔۔یوں ٹکے ٹکے کی نوکری کیلیے بھیک مانگنے سے ہو گئے تم کامیاب"۔

اس نے آخر میں شدید مایوسی کا اظہار کیا تھا۔

"کیا ہوا ہے مریم"۔سفیان نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔"آج تم بہت پریشان لگ رہی ہو۔سب ٹھیک ہے نا"۔

وہ اس کے رویے کا مؤجب جاننا تھا۔

اس نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے۔"خالہ آج کل زیادہ چکر لگا رہی ہیں۔اماں بھی باتوں باتوں میں میری شادی کی بات کر دیتی ہیں۔میں پریشان نہ ہوں تو اور کیا کروں سفیان"۔

اس نے نہایت دھیمے لہجے میں اپنی پریشانی بتائی تھی۔

سفیان لاجواب سا اسے دیکھتا رہ گیا۔کیا کہتا۔کن الفاظ میں تسلی دیتا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"فکر مت کرو۔ مجھے جلد نوکری مل جائے گی۔ کرائے پہ مکان بھی لے لوں گا ان شاءاللہ"۔

اسے اپنی آواز کسی کنویں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

مریم پتا نہیں جواباً طنزیہ ہنسی ہنسی تھی یا شاید اس نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا تھا۔

سٹاپ پہ بس جھٹکے سے رکی تو وہ چونکا۔ بس سے اتر کے روڈ کراس کر کے بینک میں داخل ہوا۔

آج وہ علیم کو سلام کرنا بھول گیا تھا۔ نیلی وردی میں مؤدب سا کھڑا علیم بینک کے ملازمین میں

موجود واحد بااخلاق انسان کی یہ بداخلاقی دیکھ کے قدرے حیران ہوا تھا۔

اسے آنے میں دیر ہو گئی تھی مگر صد شکر کے ابھی گاہکوں کا رش نہیں لگا تھا سو وہ خاموشی سے

جا کے اپنی مخصوص شیشے کی دیوار کے پیچھے جا بیٹھا۔

ماضی کا ایک اور ناخوشگوار سا واقعہ ذہن کے پردے پہ ابھرا تھا۔

اماں کے ہاتھ میں بس ایک انگوٹھی ہوتی تھی۔ ہلکی سی۔ ترکے میں وہی چھوڑی تھی انھوں نے۔

بھائی کیونکہ اپنے پیروں پہ کھڑے تھا اس لیے انھوں نے وہ سفیان کو دے دی تھی۔ بھابھی نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

بھی اعتراض نہیں کیا تھا۔البتہ وہ انگوٹھی رکھوائی بھابھی کے پاس ہی گئی تھی کہ جب سفیان کی دلہن آئے گی تو اسے دی جائے گی۔

وہ مریم کی پریشانی سے ایسا پریشان ہوا کے بھابھی سے ضد کر کے وہ انگوٹھی لے آیا۔

"آج میں تم سے کچھ مانگنے آیا ہوں مریم"۔

وہ اسی بینچ پہ بیٹھے تھا جہاں ہر بار بیٹھتے تھے۔یہ مریم کے سکول کے سامنے ایک پارک تھا جہاں وہ چھٹی کے بعد بس کیلیے دس پندرہ منٹ انتظار کرتی تھی اور وہ ہر دوسرے، تیسرے دن وہاں اس سے ملنے آتا تھا۔

مریم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔وہ غریب تھا مگر بہت خوددار تھا۔مریم کے کہنے پہ بھی اس نے مریم سے کبھی مالی مدد نہیں لی تھی۔

"کیا"۔وہ محتاط سی پوچھ رہی تھی۔

اس کے انداز پہ وہ زرا سا جز بز ہوا۔مگر پھر مسکرا کے اس کا ہاتھ تھاما۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں تم سے۔۔مریم اسحاق کو مانگنا چاہتا ہوں"۔اس نے اپنی تمام تر ہمت مجتمع کر کے کہہ ڈالا۔

وہ بے یقینی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھتی رہی۔

اسے لگا کچھ کمی ہے۔شاید وہ سمجھی نہیں۔وہ زبان سے ہونٹ گیلے کرتے ہوئے مزید بولا۔"مجھ سے۔۔مجھ سے شادی کرو گی مریم"۔اس کی آواز کانپی تھی۔پتا نہیں ڈر سے یا جذبات سے۔

ساتھ ہی اس نے انگوٹھی نکالنے کیلیے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

وہ دیکھ سکتا تھا کہ مریم کے چہرے پہ مسکان ابھری تھی۔

"تمہیں نوکری مل گئی ہے سفیان"۔وہ چہک اٹھی تھی۔

سفیان کے چہرے کی مسکان غائب ہوئی۔انگوٹھی والا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا اور وہ مریم کو دیکھتا رہ گیا۔

مریم نے خوشگوار حیرت سے اس کے ہاتھ میں موجود نازک سی انگوٹھی کو دیکھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"اومائی گاڈ"۔اس نے دونوں ہاتھ اپنے گالوں پہ رکھے۔پھر دائیں ہاتھ کی انگلی اور انگوٹھے میں وہ انگوٹھی پکڑی۔"یہ۔۔۔یہ بہت پیاری ہے"۔

اس نے مسکرا کے محبت بھری آنکھوں سے سفیان کو دیکھا۔

"جلدی بتاؤ۔کتنی تنخواہ ہو گی تمہاری"۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس موقعے پہ وہ نوکری نہ ملنے کا بتا کہ شرمندہ ہو یا مریم کی مادہ پرستی پہ حیرت کا اظہار کرے۔وہ لاجواب سا مسکرا دیا۔

مریم شاید سمجھ گئی تھی۔اس کی مسکان پھیکی پڑی۔ساتھ ہی سفیان کے چہرے بھی پہ سنجیدہ سا تاثر آ گیا تھا۔

"سفیان۔۔۔تم"۔

"پلیز کچھ مت کہو"۔سفیان نے اس سے التجا کی۔وہ مریم کے تاثرات اور اس کے رویے سے ڈر گیا تھا۔کہیں اس نے انکار کر دیا تو؟۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"کم از کم آج ہمیں نوکری کی بات نہیں کرنی چاہیے مریم۔ کیا یہی وہ وقت نہیں تھا جس کا ہم دونوں کو انتظار تھا"۔ اس کی آنکھوں میں جزبات کی تپش تھی اور لہجہ ملتجی سا تھا۔ وہ تو سوچ کہ آیا تھا کہ جو بات ان میں پہلے سے طے تھی اس کا باقاعدہ اظہار مریم کو خوش کر دے گا۔

"سفیان۔۔۔" وہ کہنا چاہتی تھی کہ آج ہی تو ہمیں بات کرنی چاہیے نوکری کی۔ بغیر روزگار کے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنا کہاں کہ عقل مندی ہے۔ وہ کہہ دینا چاہتی تھی کہ مجھے اس کا نہیں، بلکہ تمہاری نوکری لگ جانے کی خبر سننے کا انتظار تھا۔ اس نے چند لمحے سفیان کو دیکھا اور پھر اپنے دل کے سارے سوال اور خوف چھپا لیئے۔ "چلو۔ پہناؤ انگوٹھی۔ مجھے تمہارا ساتھ قبول ہے"۔ اس نے انگوٹھی بڑھاتے ہوئے بڑے عام سے انداز میں کہا تھا۔

سفیان نے انگوٹھی لی اور نرمی سے اس کی انگلی میں پہنا دی۔ مریم کی انگلی میں وہ انگوٹھی زرا سی کھلی تھی۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ حیران تھا اور کچھ مایوس بھی۔اسے توقع تھی کہ وہ بہت خوش ہو گی۔وہ دونوں نئی زندگی کی پلیننگ کریں گے اور جانے کیا کیا۔

مگر مریم کا سرد سا انداز اس کے جوش کو ٹھنڈا کر گیا تھا۔

کسی کسٹمر نے شیشے پہ انگلی سے دستک دی تو وہ ماضی کا دریچہ بند کر کے کام کی طرف متوجہ ہوا۔ چیک کیش کروانے والوں کی لائن لگ چکی تھی۔اگلا آدھا دن اس کا کام میں اس طرح گزرا کہ سر کھجانے کی فرصت نہ ملی۔

دوپہر کے کھانے کے وقفے میں وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کہ بیٹھ گیا۔آنکھیں بند کرتے ہی یادیں پھر سے آن حملہ آور ہوئی تھیں۔

اس پرپوزل کے بعد تین دن تک وہ مریم سے ملنے نہیں جا سکا۔اسے ایک ہوم ٹیوشن مل گئی تھی اور وہ شام میں مصروف رہنے لگا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

چوتھا دن سفیان کیلیے خوش قسمت تھا۔ایک نجی بینک میں انٹرویو دیتے ہی اس کا انتخاب ہو گیا تھا۔ابتداءً تنخواہ پچیس ہزار مقرر ہوئی تھی مگر جلد بڑھانے کی یقین دہانی کرائی گئی تھی۔

وہ بے انتہا خوش تھا۔بینک سے نکلتے ہی اس نے بھائی کو فون کیا۔بھابھی سے انگوٹھی لیتے وقت اس نے مریم کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔یہ بھی وہ اس کیلیے الگ گھر لے گا کرائے پہ۔اور یہ کام بھی اس نے بھائی کو ہی کہہ رکھا تھا۔

نوکری مل جانے کی مبارک باد لینے کے بعد اس نے بھائی سے اس گھر کے متعلق استفسار کیا جو اس کیلیے سٹینڈ بائے پہ رکھا گیا تھا۔بھائی نے بتایا تھا کہ بس ایک کمرے کا مکان ہے۔مگر سات ہزار میں یہی ملتا تھا۔اس نے فون پہ ہی ڈن کر دیا۔

وہ بہت خوش تھا۔مریم کو آج کا یہ سرپرائز یقیناً بہت پسند آئے گا۔سکول سے چھٹی کا وقت ہو چکا تھا۔وہ اڑ کے مریم کے پاس پہنچ جانا تھا۔دل تھا کہ بچوں کی طرح مچل رہا تھا۔اس نے سوچا کہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

مٹھائی اور پھول لے کے جائے۔ لیکن مریم کے چلے جانے کا ڈر تھا۔اس نے یہ سوچ کے مٹھائی کا ارادہ مؤخر کر دیا کہ مریم کو ساتھ لے جا کر اچھا سا لنچ کروائے گا۔

بس سے اترتے ہوئے اس نے بینچ پہ بیٹھی مریم کو دور سے ہی دیکھ لیا تھا۔ صد شکر کے وہ وقت پہ پہنچ گیا۔ پارک میں وہ سیدھا آئس کریم والے کے پاس گیا اور آئس کریم لے کے مریم کے پاس۔۔۔۔

"گڈ آفٹر نون مریم"۔ وہ چہکتا ہوا اس کے پاس جا بیٹھا اور آئس کریم اس کی طرف بڑھائی۔ مریم نے مسکرا کے حیرت سے اسے دیکھا۔ "آج بہت خوش لگ رہے ہو، خیریت"۔ آئس کریم پکڑتے ہوئے اس نے دوسرے ہاتھ سے ایک چھوٹا سا لنچ باکس سفیان کی طرف بڑھایا۔ وہ اکثر اوقات اس کیلیے کچھ نا کچھ لے آیا کرتی تھی۔ سفیان ڈبہ تھامتے ہوئے مسکرایا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"بات ہی خوشی کی ہے مریم۔آج ہمارا خوش قسمت دن تھا۔ہمارا خوب پورا ہو گیا ہے"۔اسے خوشی سے بتاتے ہوئے سفیان نے لنچ باکس کھولا۔اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔اندر چند لڈو اور برفیاں رکھی تھیں۔

مریم آئس کریم کھاتے ہوئے دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔"بتاؤ بھی سفیان۔کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو"۔

"مجھے جاب مل گئی ہے مریم"۔وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح خوشی سے مچل رہا تھا۔"بینک میں"۔اس نے کہتے ہوئے لڈو نکالا اور مریم کو کھلانے کیلیے آگے سرکا۔

وہ پیچھے ہو گئی۔"اونہوں."

"ارے کھاؤنا مریم"۔

"بہت مبارک ہو سفیان۔بالآخر تم کامیاب ہو ہی گئے۔میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے"۔

اس نے آئس کریم کپ ساتھ پڑے ڈسٹ بِن میں اچھالا۔

" مٹھائی کھاؤنا"۔مریم نے اسے کہا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ اس کا ٹھنڈا سا ردِ عمل دیکھ کے بجھ سا گیا۔"تم خوش نہیں ہوئی مریم؟"۔وہ دکھی بھی ہوا تھا اور غصہ بھی۔

"ارے بہت خوش ہوں۔اس سے بڑھ کے خوشی کی بات بھلا کیا ہو سکتی ہے"۔وہ واقعی خوش ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ اسے دیکھ کے رہ گیا۔اس کے حلق میں کچھ پھنس گیا تھا۔کچھ کڑوا سا۔شاید وہ جذبات تھے۔یا شاید غم،یا پھر آنسو۔وہ چند لمحے،بنا پلک جھپکے اسے دیکھتا رہا۔اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا،بے حد خوش،یہی تو وہ چاہتی تھی۔تو پھر یہ عام سا انداز،یہ بیگانہ پن۔اس نے پوچھا بھی نہیں کہ کہاں ملی ہے نوکری،کتنی تنخواہ ہے۔۔۔وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"یہ مٹھائی کس خوشی میں مریم"۔اسے اب یاد آیا تھا۔

"یہ۔۔۔کل خالہ لائی تھیں۔حیدر کا سلیکشن ہو گیا ہے ناڈی ایم جی گروپ میں"۔اس نے اپنی کتابیں سمیٹتے ہوئے عام سے انداز میں بتایا۔

"حیدر کون"۔اس نے آہستہ سے پوچھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

وہ رک کے اسے دیکھنے لگی۔"یار۔۔میرا خالہ زاد"۔وہ اس کی یاداشت پہ متاسف تھی۔"میری بس آ گئی ہے۔چلتی ہوں"۔

وہ اسے گہرے کرب میں ڈوبا چھوڑ گئی۔جیسے وہ ہمیشہ اپنی بات کہہ کے،اس کی سنے بغیر اٹھ جاتی تھی۔

وہ سوچتا رہ گیا کہ کیا یہ مریم تھی؟۔وہ مریم جو اس کی نوکری ملنے کی خبر سننے کیلیے مری جا رہی تھی۔وہ جو اس انتظار میں تھی کہ کب سفیان کی نوکری لگے اور کب وہ اپنے گھر بات کرے۔ آج جب وہ دن آ گیا تھا تو اس نے کسی خوشی کا اظہار نہیں کیا،کوئی جذباتی عمل نہیں،کسی قسم کا جوش نہیں۔

وہ غائب دماغ سا وہاں سے اٹھ گیا۔اس کی اپنی آئس کریم،اور مریم کا لنچ باکس بمع مٹھائی کے وہیں پڑا رہ گیا۔

لنچ بریک ختم ہو چکی تھی۔وہ واپس کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

شام کو چھٹی ہوئی تو وہ گھر کیلیے بس میں بیٹھا۔دن بھر کا بھوکا تھا۔سر درد کرنے لگ گیا تھا۔ اس نے آنکھیں موند لی اور سر،سیٹ کی پشت سے ٹِکا لیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

نوکری ملنے والے دن کے بعد سے وہ اگلے ایک ہفتے تک مریم سے مل نہیں پایا تھا۔ میسجز پہ بس حال احوال کے علاوہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی سوائے اس کہ، کہ اب وہ شام میں فارغ نہیں ہوتا تو پارک میں ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

اگلی اتوار کو اس نے مریم کو وہیں، اسی پارک آنے کا کہا تھا۔ مریم نے غصے کا اظہار کیا تھا۔ وہ بھلا چھٹی کے دن وہاں کیسے آسکتی تھی۔

اس نے مریم کو نوکری کے بارے ساری معلومات ٹیکسٹ کر کے بتادی تھیں، اوقات کار، چھٹی کا دن، تنخواہ اور دوسری سہولیات۔

بہت ہی شرمندگی سے اس ایک کمرے کے گھر کی ویڈیو بھی بھیجی تھی۔

مریم نے نوکری مل جانے والی بات پہ کوئی خاص ردِ عمل نہیں دیا تھا۔ مگر تنخواہ سننے کے بعد وہ مشتعل سی ہو گئی تھی، اور اس سے زیادہ اشتعال اسے وہ گھر دیکھ کے آیا تھا۔

اگرچہ ٹیکسٹ میسج میں اس کا لہجہ سمجھ نہیں آرہا تھا مگر اس کا ردِ عمل وہی تھا جو ہونا چاہیے تھا۔

"کچھ بھی؟... سفیان۔ یہ گھر ہے؟"۔

سفیان نے بغیر کچھ کہے فون رکھ دیا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

دو ہفتے ہونے کو آئے تھے اور مریم سے اس کی کوئی ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ وہ مریم سے نہ مل پانے پہ بہت اداس تھا اور اس کے رویے پہ پریشان بھی تھا۔

پھر اچانک ایک دن مریم نے میسج پہ اطلاع دی کے وہ سکول چھوڑ رہی ہے۔ وہ بہت حیران ہوا، مگر خوش بھی، کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مریم نوکری کرے۔

جس دن مریم کا سکول میں آخری دن تھا اس دن وہ مریم کو پارک میں انتظار کرنے کا کہہ کر دوپہر میں بینک سے کچھ دیر کی چھٹی لے کر اس سے ملنے چلا گیا۔

وہ اسی مخصوص بینچ پہ بیٹھی تھی جس پہ ہمیشہ ان کی ملاقات ہوتی تھی۔ وہ اداس سی نظر آتی تھی۔

سفیان آہستہ چلتا ہوا گیا اور اس کے پاس بینچ پہ جا بیٹھا۔ بہت دنوں بعد دیکھ رہا تھا اسے سو کچھ دیر یونہی دیکھتا رہا۔ وہ البتہ سامنے سڑک کی طرف متوجہ تھی۔

"کیسی ہو"۔

"ٹھیک۔۔ تم کیسے ہو سفیان"۔ اب وہ اس کی طرف منہ موڑ کے بیٹھی تھی۔ آواز، تاثرات، سب کچھ نارمل تھا۔ سفیان کو کچھ حوصلہ ہوا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"میں نے بہت مِس کیا تمہیں"۔

"اچھا"۔پتا نہیں یہ تبصرہ تھا یا کیا مگر یہ یک حرفی جواب سفیان کو جیسے لاجواب کر گیا۔ وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا کہ وہ مزید کچھ بولے گی۔ مگر وہ اس کے بولنے کی منتظر لگتی تھی۔

"آ۔۔مریم میں۔۔اپنی بھابھی کو تمہارے گھر بھیجنا چاہتا ہوں"۔اس نے وقت ضائع کیے بنا کہا۔

مریم کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا۔وہ خاموش رہی۔

"اب میں اپنے پیروں پہ کھڑا ہوں، آگے جا کر ترقی بھی کروں گا۔مجھے لگتا ہے اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے"۔

مریم نے سر کو زرا سی جنبش دی۔سفیان نے محسوس کیا کہ وہ لب کتر رہی تھی۔

"دیر۔۔۔ہو چکی ہے۔۔سفیان"۔وہ بہت دھیمے میں انداز میں، بہت ٹھنڈے سے لہجے میں بولی تھی۔

سفیان زبان سے کچھ نہ کہہ پایا۔اس کے چہرے کے فق رنگ نے مریم سے پوچھ لیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"پرسوں نکاح ہے میرا۔اور پھر اگلے دن رخصتی"۔یوں لگتا تھا جیسے وقت وہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتی۔

سفیان کو لگا مریم اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل رہی ہے۔اسے ایک جھٹکا سا لگا تھا۔وہ مریم کا انداز دیکھ رہا تھا۔وہ کوئی احتجاج یا شکایت نہیں کر رہی تھی،وہ اطلاع دے رہی تھی۔اس ایک لمحے میں سفیان احمد پہ پہلی بار حقیقت کا ادراک ہوا تھا۔اس نے ہونٹ تر کرتے ہوئے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"تمہاری رضامندی سے ہو رہا ہے یہ سب؟"۔دل منتیں کرنے کو مچل رہا تھا مگر اس نے دل کی طرف سے کان بند کر لیے تھے۔

"ہاں"۔۔وہ بہت نڈر تھی۔

وہ ضبط کا گھونٹ بھر کے رہ گیا۔

"کس سے"۔

"حیدر سے"۔وہ اس کی آنکھوں میں امڈتی نمی کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے نقاہت سے سر جھٹکا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

"وہی جو تمہیں اچھا نہیں لگتا تھا"۔اس نے مزید پوچھا۔

"ہاں"

"وہی جس کی تم شکل نہیں دیکھنا۔چاہتی تھی"۔

"ہاں"۔

"وہی جو قد میں تم سے دو انچ چھوٹا تھا اور تم کہتی تھی کہ وہ تمہارے ساتھ چلتا ہوا اچھا نہیں لگے گا"۔

اس بار مریم نے دانت بھینچے تھے۔

"ہاں وہی"۔

وہ ہنسا تھا۔پتا نہیں طنزاً یاد کھ سے۔

وہ خاموش ہو گیا۔کوئی بات کرنے کیلیے نہیں رہی تھی۔

"سفیان۔۔"اس نے احساسِ زیاں کا کڑوا گھونٹ بھر کے بولنا شروع کیا۔"قد،شکل،رنگ یہ سب کوئی حیثیت نہیں رکھتے"۔وہ تلخی سے سر جھٹک کے رہ گیا۔وہ کہنا چاہتا تھا کہ تمہارے لیے ان دونوں چیزوں سے زیادہ اہمیت کسی چیز کی نہیں ہے۔مگر وہ اسے سننا چاہتا تھا سو خاموش

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

رہا۔"میں نے بہت۔۔بہت سوچا"۔وہ سفیان کو نہیں دیکھ رہی تھی۔دیکھ سکتی ہی نہیں تھی۔ "تم اور میں۔۔ہم ایک دوسرے کیلیے نہیں بنے۔ہماری سوچ۔۔الگ ہے،خواب الگ ہیں، رہن سہن الگ ہے"۔وہ اس کی بات سن کے متحیر ہوا۔یہ سب اسے آج یاد آیا تھا؟۔"ہم زندگی کے سفر پہ قدم سے قدم ملا کے نہیں چل سکتے۔میں۔۔"اب وہ اس کی طرف مڑی تھی۔"میں ایک ایک روپیہ بچا کہ گزارہ نہیں کر سکتی۔میں۔۔۔"وہ جیسے بولنے کیلیے صحیح الفاظ تلاش کر رہی تھی۔"میں ایک گھٹن زدہ کمرے میں نہیں رہ سکتی"۔وہ چند لمحوں کیلیے بالکل خاموش ہو گئ۔وجہ سفیان سے نظریں ملنا ۔تھی۔وہ نظر چرا گئ۔"تم تو جانتے ہو مجھے۔تمہی بتاؤ،میں پچیس ہزار تنخواہ اور ایک تین ماشے کی انگوٹھی کے سہارے زندگی کیسے گزاروں گی"۔

"تین ماشے کی انگوٹھی"۔یہ الفاظ اسے تھپڑ کی طرح لگے تھے۔مریم حیران کر رہی تھی اسے۔ وہ اس مریم سے آج پہلی دفعہ مل رہا تھا۔

وہ خاموش ہو چکی تھی۔اس کے دلائل ختم ہو گئے تھے۔اور اس کے دلائل کمزور نہیں تھے۔ محسوس کیا جا سکتا تھا کہ وہ جرح کیلیے تیاری نہیں کر کے آئی بلکہ جیتنے کی تیاری کر کے آئی ہے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

جوابی دلائل بیکار تھے کیونکہ وہ فیصلہ کر کے آئی تھی۔سفیان نے بہت ضبط سے اس کا بے باک، حقیقت پسندانہ تجزیہ سنا۔وہ بہت بے باکی سے اس کی شخصیت اور حیثیت کے چھیتھڑے اڑا چکی تھی۔

سفیان نے بہت ضبط سے ایک گہری سانس اندر اتاری۔

"میری دعا ہے مریم کے تم اپنے سارے خواب پورے کرو"۔

مریم نے تحیر سے اسے دیکھا۔وہ کسی منت سماجت، کسی دلیل، کسی امید کے بغیر کہہ رہا تھا۔

"تمہارے سامنے تمہاری پوری زندگی ہے، تمہارے خواب ہیں، تم ایک اچھی زندگی گزارنے کی مستحق ہو"۔وہ بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا۔"حیدر تمہیں سب کچھ دے سکتا ہے۔سب کچھ۔۔۔۔محبت بھی"۔اس نے سر اٹھا کے مریم کی آنکھوں میں دیکھا۔وہ ایک بار پھر نظریں چرا گئی۔"تم نے اپنے لیے بہترین انتخاب کیا ہے مریم"۔

اور یہ کہہ کے، آج پہلی بار سفیان احمد نے اٹھنے میں پہل کی تھی۔اس نے سختی سے آنکھیں بھینچی۔کچھ دیر پہلے وہ نم تھی وہ اب خشک ہو چکی تھیں۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

مریم کے پکارنے پہ وہ رک گیا۔پلٹا نہیں۔"تمہاری انگوٹھی"۔وہ اس کے سامنے آ کے رکی اور ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔ ہتھیلی پہ وہ "تین ماشے" کی انگوٹھی پڑی تھی۔وہ چند لمحے لب بھینچے اس انگوٹھی کو دیکھتا رہا۔اس کا دل جیسے ٹوٹا تھا۔اماں بھی نا، کس چھوٹی سی چیز کے سہارے زندگی گزار گئیں۔اگر مریم اسے نہ بتاتی تو وہ کبھی نہ جان پاتا کہ یہ محض تین ماشے کی ہے۔وہ مسکرایا۔

"یہ تمہارے شادی کا تحفہ ہے"۔

اس نے مریم کا کندھا تھپکا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا مبادا کہ وہ پھر پکار لے۔

"اس سب کو اپنا نصیب سمجھ کے بھول جانا سفیان"۔پیچھے سے مریم کی رندھی ہوئی آواز سنائی دی تھی مگر وہ چاہ کر بھی قدم نہیں روک پایا۔محبت کی اس سے زیادہ توہین وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔اس نے پلٹ کے نہیں دیکھا۔نہ دیکھ سکتا تھا نہ دیکھنا چاہتا تھا۔

ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا یہی مقدر تھا

بچھڑنے والے نے ملبہ خدا پہ ڈال دیا

کہانی ختم ہو گئی تھی۔خیالات کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا اور وہ حقیقی دنیا میں واپس آ چکا تھا۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کل مریم کا نکاح تھا۔

اب وہ صرف یہ دعا کر رہا تھا کہ مریم ہمیشہ خوش رہے۔اگر وہ سفیان کے ساتھ رہتی تو اس زندگی سے بھی بدتر زندگی گزارتی جیسی اب تک اپنے گھر میں گزار رہی تھی۔

اگر وہ مادیت پرست تھی تو بالکل ٹھیک تھی کیونکہ غربت اور محرومی سے بڑی اذیت کوئی نہیں تھی اور کوئی بھی شخص اپنی مرضی سے، اپنے لیے اس اذیت کا انتخاب نہیں کر سکتا۔

اسے رائیگانی کا احساس تھا۔وہ دُکھی بھی تھا مگر پختہ ذہن کا مالک تھا اس لیے خوش تھا۔

کیونکہ مریم نے اپنے لیے بہتر فیصلہ کیا تھا۔

وہ ہمیشہ "میرے خواب، میری خواہشات" کہتی تھی، "ہمارا" تو اس نے کبھی کچھ سوچا ہی نہیں تھا۔

مریم کو ایک اچھا گھر، گاڑیاں، نوکر چاریہی سب چاہیے تھا نا، اور اس نے اس سب سے محبت کو وار کے پھینک دیا تھا۔کیونکہ اسے محبت کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

مگر سفیان احمد کی زندگی محبت سے بندھی تھی، اور جیسے مریم کو اپنی منشا مل گئی تھی، ممکن ہے سفیان کو بھی کسی موڑ پہ یا کسی پارک کے سُونے بینچ پہ اداس بیٹھی محبت مل ہی جائے۔

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Entertaiment

کیونکہ وہ مریم اسحاق سے بہتر لڑکی ڈیزرو کرتا ہے۔

****

ختم شد

https://classicurdumaterial.com/